رجسٹر نمبر ۔۔۔ اے ۲۰۳۷

منشی منظور علی علوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ۔ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد ۔ می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر سید محمد بشیر الدین

سالانہ ۵ روپیہ	۱ر
فی پرچہ	۸ر

جلد ۹ ۔ کاکوری، چہار شنبہ یکم جولائی سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۱۶ ؍ جمادی الآخر ۱۳۶۱ھ ۔ نمبر ۵

ادبیات

سہیلی سے

ایچ۔ ایس۔ نگار عباسی کاکوروی

ساون کی یہ گھٹائیں ۔ پر لطف یہ فضائیں
خامش تمام دنیا ۔ جنت کی یہ ہوائیں
ایسے میں کاش تم بھی
میرے قریب ہوتیں

بادل کا گھر کے آنا ۔ کلیوں کا مسکرانا
پنچھوں کو نغموں کا ۔ چھوٹا سا ایک بہانہ
ایسے میں کاش تم بھی
میرے قریب ہوتیں

پینگیں بڑھا رہی ہیں ۔ جھولا جھلا رہی ہیں
دوشیزگانِ دہقان ۔ کیا خوش ہیں گا رہی ہیں
ایسے میں کاش تم بھی
میرے قریب ہوتیں

باتونی عورتیں

عورتوں کی یہ فطرت ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ انکی زبان قینچی کیطرح چلتی رہتی ہے۔ امریکہ کے ایک علم النفس کے ماہر نے حال ہی میں عورتوں کے زیادہ بولنے پر ایک طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں اس ماہر نے بتایا ہے کہ عورتیں کیوں زیادہ باتونی ہیں یہ ماہر نفسیات عورتوں کے اس مرض پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "میں نے فیصدی عورتوں کو باتونی پایا ہے۔ اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ عورتوں کا دماغ مردوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے عورتیں بے عقلی کی بنا پر زیادہ بولے جاتی ہیں"

یہی ماہر نفسیات قوت گویائی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "زیادہ بولنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو کم سوچنے والے ہوتے ہیں یا جن کا دماغ کمزور ہوتا ہے۔ ورنہ جہانتک سنجیدہ اور اچھے دماغ کے لوگوں کا تعلق ہے وہ کم سے کم گفتگو کرتے ہیں"

اس علم النفس کے ماہر کے نزدیک عورتیں صرف اسلئے باتونی ہیں کہ انکا دماغ کمزور ہوتا ہے۔

(اخبار دین و دنیا، دھلی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۹ | کاکوری اخبار | نمبر ۵

نتائج امتحانات سنہ ۱۹۴۲ء

تقریباً تمام امتحانوں کے نتیجے شائع ہو چکے۔ بیشتر طلبہ و طالبات کی مسلسل شبانہ روز کی کوششیں بحمد اللہ بار آور ہوئیں۔ ہم کامیاب طلبہ و طالبات و نیز اُنکے والدین، اعزہ اور سرپرستوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

سال گذشتہ کے نتائج امتحانات پر ہم نے اظہار افسوس کیا تھا اور اس مرتبہ بھی اعلیٰ تعلیم میں کامیاب طلبہ کے نام صفر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً ال ال بی میں اس سال کوئی شریک امتحان نہیں ہوا۔ ایم۔ اے کا درجہ بھی خالی رہا۔ بی۔ اے فائنل میں دو طلبہ اور ایک طالبہ کے شریک امتحان ہونے کی اطلاع ملی ہے جس میں دونوں طالبعلم ناکامیاب رہے۔ طالبہ (دختر کلاں مولوی کلیم الدین خاں، مولوی محل) کامیاب ہوئیں۔

بی۔ اے (سال اول) کے سیکنڈ آرٹ میں ۵۔ بی۔ ایس۔ سی (بیالوجی) ایک اور بی کام میں ایک۔ ۶ طلبہ پورے طور پر کامیاب ہو گئے۔ اور ایک کپارٹمنٹل میں آئے ہیں۔ ایف۔ اے (فائنل) میں سات امید وار تھے (۵ لڑکے دو لڑکیاں) ۴ امیدوار ایک لڑکا اور ایک لڑکی کامیاب ہوئے۔ ہائی اسکول (میٹرک) میں ۹ امیدوار (۷ لڑکے اور ۲ لڑکیاں) تھے۔ سب کامیاب ہوئے اور ایک طالبہ اول درجہ میں آنے کے ساتھ یونیورسٹی میں بھی اول آئی ہے۔ میٹرک (سال اول) میں ۴ طلبہ شریک تھے چاروں کامیاب ہو گئے۔ عالم کے امتحان میں دو لڑکیاں شریک ہوئیں تھیں دونوں کامیاب ہو گئیں۔ منشی کے امتحان میں ۳ امیدوار دو لڑکیاں ایک لڑکا، تینوں لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ بی۔ ٹی۔ میں ایک اور سی۔ ٹی میں دو امیدوار تھے تینوں کامیاب ہو گئے۔ ٹریننگ کلاس (سال اول) میں ایک لڑکی شریک ہوئی۔ مڈل ورناکیولر میں دو لڑکیاں کامیاب ہوئیں۔ لوور مڈل میں دو لڑکیوں نے شرکت کی ہے۔

اِن تمام نتائج کو دیکھتے ہوئے ہماری رائے میں تعلیمی حیثیت سے یہ سال بمقابلہ سال گذشتہ کے مایوس کن تو نہیں کہا جا سکتا۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ہمارا قصبہ نسبتاً اپنے حامر قصبوں سے پیچھے نہیں ہے بلکہ امتیازی حیثیت رکھتا ہے مگر مادی حیثیت سے موجودہ تعلیم کچھ زیادہ فائدہ اہل قصبہ کو نہیں پہونچا رہی ہے۔ جہاں تک ہم نے غور کیا ہے ہم اس نتیجہ پر پہونچے ہیں تعلیم محض حصول ملازمت کے لئے حاصل کرنا اب ایک بیکاری سی بات ہے۔ نوجوانان وطن کو ایسے علوم حاصل کرنا چاہیئے کہ وہ مالی حیثیت سے کامیاب رہیں۔ معلوم نہیں اس سال کے میٹرک (ہائی اسکول) پاس شدہ طلبہ نے خصوصیت سے اپنے آئندہ زندگی کے لئے کیا سونچا ہے اور اپنے مستقبل کو تابناک بنانے کے لئے انکے عزائم کیا ہیں؟

زراعت اور دیگر فنوں کی طرف زیادہ توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی علوم کے حصول کے لئے جو آئندہ زندگی میں مفید تر ثابت ہوں ہمارے اہل وطن کو زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے۔

اس سال کامیاب طلبہ کی فہرست میں شرفائے وطن کی لڑکیوں کی تعداد ماشاء اللہ نمایاں نظر آتی ہے۔ بی۔ اے سے لیکر عالم، منشی، ایف۔ اے، ہائی اسکول، ورناکیولر مڈل اور لوور مڈل میں جن طالبات نے کامیابیاں حاصل کی ہیں اور بعضوں نے امتیازی درجہ پایا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

اور یہ امید افزا بات ہے کہ ہماری برادری میں تعلیم نسواں سے کافی حد تک دلچسپی شروع ہو گئی ہے جو فال نیک کہی جائے گی اگر یہ تعلیم لڑکیوں کو مغربیت کے طوفان میں بہا نہ لیجائے اور علم کے ساتھ عمل ہو اور اپنے وطن اور قوم کیلئے

مفید ثابت ہوں۔ نسوانی جوہر کا صحیح استعمال کر سکیں اور اپنی غریب بہنوں کو اپنے علمی معلومات سے مستفید کرنے کے ساتھ قومی تحریکات سے عملی دلچسپی لیں۔ اور اپنی اخلاقی و ادبی کارگزاریوں سے اپنے وطن کی دیرینہ روایات و حیثیت کو قائم رکھنے کی کوشش ہی نہیں بلکہ اسکو بالاتر مدارج تک پہونچائیں۔ اپنی استعداد سے غیر تربیت یافتہ اور علم سے بے بہرہ بہنوں کو اخلاقی۔ علمی۔ تمدنی۔ معاشرتی تعلیم سے بہرہ اندوز کریں۔ ورنہ صرف فیشن اور بد اخلاقی اس تعلیم سے حاصل ہوئی تو صد ہزار بار لعنت اور اس سے تو جہالت ہی اچھی۔ کیونکہ اس نصابی و رواجی تعلیم سے زیادہ سبکو اعلیٰ تربیت کی ضرورت ہے۔

نقوش

گرانی غلہ اور روزمرہ زندگی کی دوسری چیزیں روز بروز سخت گراں ہوتی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ انتظام کرتی ہے غلہ اور دیگر مایحتاج اشیاء کی قیمتیں مقرر ہوتی ہیں۔ لیکن ان احکامات پر کہاں تک عملدرآمد ہوتا ہے۔ اسکا حال بازاروں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کسقدر پبلک کو چیزیں ملنے میں دقتیں ہوتی ہیں۔ شہروں میں تو افسران اجناس وغیرہ کے مقررہ نرخ پر خرید و فروخت کی نگرانی رکھتے ہیں۔ لیکن قصبات و دیہاتوں میں تو کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں غلہ اور دیگر اشیاء کے فروخت کرنے والوں کا راج ہے جو چیز جن داموں چاہا فروخت کی خریدار لینے پر مجبور ہوتا ہے۔

ہمارے قصبہ میں ہفتہ میں دو بازاریں ہوتی ہیں جنمیں باہر کے تاجر آتے ہیں۔ اب دیہات سے غلہ بازاروں میں کم آ رہا ہے اور مقامی بنیئے جس نرخ پر چاہتے ہیں غلہ فروخت کرتے ہیں اور بعض دن بازار کے روز دوکانیں بند کر دیتے ہیں۔ پبلک ماری ماری دوکان دوکان پھرتی ہے اور غلہ نہیں ملتا۔ یہ مقامی پولیس کا کام ہے کہ وہ بازار کے دن خصوصیت سے اس کی نگرانی رکھے اور پبلک کو ہر امکانی امداد چیزوں کے حاصل کرنے میں پہونچائے۔ جو گرانی اب ہے وہ تو قحط کے زمانوں میں بھی نہ تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ غلہ کے ساتھ ساتھ نمک۔ پیاز۔ ترکاری۔ تیل وغیرہ کے دام بھی تاجروں نے بڑھا رکھے ہیں۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ مقررہ قیمت سے دوگنی تگنی قیمت کیوں لی جا رہی ہے مٹی کے تیل کی بوتل ۰۰ ر فروخت ہونے کا حال معلوم ہوا ہے ہم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو قصبہ میں شدید گرانی کی جانب توجہ دلاتے ہوئے درخواست کرینگے کہ موصوف لکھنؤ شہر کے ساتھ ضلع کے قصبات کا بھی جنمیں عموماً شرفا اور سفید پوش رہتے ہیں معقول انتظام کر کے یہاں کی پبلک کی پریشانیوں کو رفع فرمائیں۔

کوڑے گھر:۔ ٹاؤن ایریا کی جانب سے کوڑہ ڈالنے کی جگہیں مقرر ہو گئی ہیں اور اُن مقامات پر تختیاں لگا دی گئی ہیں بذریعہ ڈھول منادی کرا دیگئی ہے کہ مقررہ جگہوں کے علاوہ اور کہیں کوڑے نہ ڈالے جائیں۔ ہم کو امید ہے کہ پبلک جو اسکی عادی ہو رہی ہے کہ گھروں سے کوڑوں کی ٹوکریاں لا کر سڑکوں اور شاہراہوں کے قریب جمع کر دیتے ہیں اور چند دن کے بعد وہاں انبار لگ جاتا ہے اور جگہ جگہ کوڑوں کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض بعض گلیوں کے راستے تنگ ہو گئے ہیں اور آمد و رفت میں تکلیف کے علاوہ دیکھنے والے قصبہ کی صفائی پر اعتراض کرتے ہیں۔ صفائی کے معاملہ میں تمام اہل قصبہ کو اور چھوٹے بڑے کو کمیٹی سے اتحاد عمل کرنا چاہیئے اور یہ دیکھتے رہنا چاہیئے کہ اُنکے محلہ میں مقررہ جگہوں کے علاوہ لوگ حسب دستور اِدھر اُدھر تو کوڑا کرکٹ جمع تو نہیں کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی چیرمین صاحب ٹاؤن ایریا سے بھی ہم درخواست کرینگے کہ وہ اپنے ممبروں کو بھی ہدایت کریں کہ وہ وقتاً فوقتاً کم سے کم اپنے حلقوں میں گشت کر کے دیکھتے رہیں کہ اُن کے بنائے ہوئے بائی لاز پر کہاں تک عملدرآمد ہوتا ہے اور صفائی کے عملہ کی سختی سے نگرانی کی

جائے کہ وہ اپنے فرائض پوری مستعدی سے ادا کرے۔ ساتھ ہی بائی لاز پر عمل کرنے پر پبلک کو مجبور کیا جائے ورنہ ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

"ہم سفر"

(سید واسط علی عباسی سنا کاکوروی)

ریل گاڑی اسٹیشن سے کافی دور آچکی تھی اور شہر کی آبادی آہستہ آہستہ نظروں سے غائب ہو رہی تھی کہ دور ایک ویران باغ میں ایک شکستہ مکان نظر آیا۔ اس مکان کے متعلق مشہور تھا کہ اس میں جن رہتے ہیں۔ مکان کو دیکھکر ہم لوگوں میں بھوت پریت اور آسیب پر بحث ہونے لگی اور ہم میں سے ہر شخص اپنے معلومات کا اظہار کرنے لگا۔ ہمارے قریب ہی ایک خوش پوش نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو بہت دلچسپی سے ہماری گفتگو سن رہا تھا۔ ذہانت اور خوش مزاجی اس کے چہرہ سے ٹپک رہی تھی۔ یکایک وہ مسکرایا اور بولا "اگر آپ لوگ اجازت دیں تو میں ایک ایسا واقعہ بیان کروں جو خود میرے ساتھ پیش آیا ہے" "ضرور۔ ضرور" ہم لوگوں نے فوراً یک زبان ہو کر کہا۔ نوجوان نے اپنے چاروں طرف نظر ڈالی اور ایک طویل خاموشی کے بعد اس طرح شروع کیا۔

"میں ایک اینگلو انڈین خاندان سے تعلق رکھتا ہوں مگر ایک عرصہ تک مجھکو ہندو مسلم سوسائٹی میں رہنے کا اتفاق ہوا جس کی وجہ سے اب میں بھی بے تکلف اردو بول لیتا ہوں۔

میں تقریباً بارہ سال کا تھا کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا اور مجھے میرے ایک عزیز پروفیسر رزدی اپنے ساتھ انگلستان لے گئے۔ پروفیسر رزدی انگلستان میں برگٹن نامی ایک قصبے میں رہتے تھے۔ انکا مکان برنیٹ اسکوائر میں واقع تھا اور ہڈسن لاج کے نام سے مشہور تھا۔

میں ایک نئی جگہ جانے اور سیر و تفریح کے خیال سے بہت خوش تھا۔ جب میں نے پہلی مرتبہ مکان میں قدم رکھا تو میرا دل فرحت اور مسرت سے معمور ہو گیا۔ مکان بہت خوبصورت اور کشادہ تھا۔ اور اس کے چاروں طرف ایک وسیع باغ تھا۔ میں پروفیسر رزدی کے ساتھ پہلی مرتبہ انکے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت وجیہہ شخص نہایت نفیس لباس میں ملبوس قریب کے ایک دروازے کے پاس کھڑا ہوا میری طرف دیکھ رہا ہے۔ پروفیسر رزدی نے مجھ سے مخاطب ہو کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "آپ ہیں میرے ایک دوست جیمز فریڈرک" میں نے دور ہی سے سلام کیا اور ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھا — مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا میں نے دوبارہ پھر سلام کیا اور ہاتھ ملانے کے لئے آگے بڑھا! — مگر وہ اسی طرح خاموش کھڑا رہا۔ میں خفیف ہو کر پروفیسر رزدی کی طرف دیکھنے لگا۔ انکے چہرہ پر مسکراہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ یکایک انہوں نے ایک قہقہہ مارا۔ میں حیران انکی صورت دیکھ رہا تھا۔ آخرکار انہوں نے مجھے قریب جانے کا اشارہ کیا۔ میں قریب گیا اور اسکو غور سے دیکھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ ایک چینی کا مجسمہ انسانی لباس پہنے کھڑا ہوا ہے — میرے دل میں حیرت اور مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی اور میں بہت دیر تک پر شوق نگاہوں سے اسکا مطالعہ کرتا رہا۔

فریڈرک ہر نئے آنیوالے کیلئے دلچسپی اور خوش مذاقی کا سامان تھا۔ جب کوئی نو وارد ڈرائنگ روم میں قدم رکھتا تو وہ اسکو حقیقی ہی انسان تصور کرتا اور اسے یہ محسوس ہوتا کہ وہ عنقریب کچھ بولنے والا ہے۔

میرے لئے فریڈرک کا وجود خصوصیت سے دلچسپی کا شغل تھا۔ میں اکثر اس کے پاس کھڑا ہو کر اسے غور سے دیکھا کرتا اور دل ہی دل میں خوش ہوتا۔ رفتہ رفتہ اس کے ساتھ میری دلچسپی اسقدر بڑھ گئی کہ میں گھنٹوں ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا اس سے لطف اندوز ہوتا رہتا اور مجھے ایسا معلوم ہوتا کہ وہ بھی مجھے دیکھکر خوش ہو رہا ہے اور عنقریب مجھ سے باتیں کرنا چاہتا ہے۔ یہ عمل ایک عرصہ تک جاری رہا۔

ایک مرتبہ رات کے وقت میں ڈرائنگ روم میں سے گذر رہا تھا کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ فریڈرک مجھے رُکنے کے لئے اشارہ کر رہا ہے۔ اسوقت پہلی مرتبہ مجھکو فریڈرک کو دیکھکر خوف سا محسوس ہوا۔ اُس کے بعد اکثر شب کیوقت مجھکو ڈرائنگ روم میں سے گذرنے کا اتفاق ہوا اور میرا خوف دن بدن بڑھتا گیا اکثر راتوں کو دھندلی روشنی میں جب میں ڈرائنگ روم میں ہوتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ فریڈرک میری طرف بڑھ رہا ہے۔۔ میں یکایک ڈر جاتا جب کئی مرتبہ ایسے واقعات پیش آئے تو میں نے پروفیسر رزدی اور اُنکی بیوی سے اسکا ذکر کیا۔ اُنہوں نے اسکو میری پریشان خیالی سمجھکر ٹال دیا۔ مگر اِس قسم کے واقعات برابر پیش آتے رہے۔ میں رات کے وقت ڈرائنگ روم میں سے گذرنے سے ڈرنے لگا۔ رفتہ رفتہ مجھکو دن کیوقت بھی ڈرائنگ روم میں خوف محسوس ہوتا تھا میں پروفیسر رزدی سے بیان کرتا مگر وہ کچھ توجہ نہ کرتے اور ہنس کر ٹال دیتے۔

غرض صاحب۔ ایک رات کو جو واقعہ پیش آیا وہ مجھکو زندگی بھر یاد رہے گا۔ رات کے گیارہ بجے کا وقت ہوگا۔ ڈرائنگ روم کی روشنی گل ہو چکی تھی اور اُس سے متصل کمروں کی دھیمی دھیمی روشنی ڈرائنگ روم میں پڑ رہی تھی سبب مجھے کسی ضرورت سے ڈرائنگ روم میں جانا پڑا۔ میں ڈرتے ڈرتے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا اور خوف آلود نظروں سے فریڈرک کی طرف دیکھتا جاتا تھا۔ بیچ ہال میں پہونچکر میں خود بخود رک گیا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی نامعلوم قوت مجھکو فریڈرک کی طرف کھینچ رہی ہے۔ میں دہشت سے کانپ رہا تھا اور میرے جسم سے پسینہ نکل رہا تھا۔ رفتہ رفتہ مجھکو ایسا محسوس ہوا کہ فریڈرک آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا ہے اور عنقریب مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے دل کو مضبوط کیا۔ دفعتًا میرے دل میں خیال آیا۔ میں نے اپنی پوری طاقت سے ایک جست لگائی اور چشم زدن میں اپنے پورے وزن کے ساتھ فریڈرک پر آپڑا۔

(باقی آئندہ)

ننھے محسن کی شرارتیں

مذاحیہ

آج کل محسن میاں کی شرارتوں سے سب کا ناک میں دم آگیا ہے۔ تین برس کی جان نے سب کو گھنی کا ناچ نچا رکھا ہے جبتک پاؤں نہیں کھلے تھے پھر بھی غنیمت تھا۔ اسوقت محسن میاں مچھلی کیطرح تیرنا جانتے تھے۔ ایک ٹانگ دم کی طرح اٹھا کر سارے کمرے میں تیرتے پھرتے تھے۔ ذرا موقع لگا اور پاندان کی شامت آئی۔ فرش پر چھالیاں اور زردہ بکھیر رکھا ہے۔ کتھا اور چونا مزا لے کر بیٹھے چاٹ رہے ہیں۔ خود پان بنانے کی کوشش میں ہاتھ اور منھ لال کر لیا اب جو کسی نے دیکھ لیا تو پانی سے بدن دھلایا۔ اب جب سے آپ کھڑے ہو کر چلنا سیکھ گئے ہیں آپ کی شرارتوں نے بھی ہاتھ پاؤں نکالنے شروع کیئے ہیں اور روز نت نئی شرارتوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ یہ تو زندہ پھینک بندر کیطرح ہر بات کی نقل کرنے کا شوق آپ کو ایک گھڑی چین سے نہیں بیٹھنے دیتا ہے۔ دلچسپی کے لئے محسن میاں کی چند معصومانہ شرارتیں ملاحظہ کیجئے۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے آپکا کچھ لکھنے پڑھنے کو جی چاہا چپکے سے میز کے پاس جا پہونچے۔ قلم اٹھا کر کچھ لکھنا ہی چاہتے تھے کہ اتفاقًا دوات ڈھلک گئی۔ روشنائی سے سفید چادر پر گل بوٹے بن گئے۔ پہلے تھوڑی دیر تک آپ ان گل بوٹوں کو دیکھ کر خوش ہوتے رہے۔ پھر کچھ سوچ کر اپنی غلطی کو چھپانے کی کوشش کرنے لگے۔ غرض انگلیوں سے خط گلزار کی مشق کرتے کرتے ہولڈر کی سوجھی بے دھیانی میں وہ بھی چبھ گیا۔ اسلئے اسکو وہیں پٹک کر چپ چاپ چلے آئے۔ لیکن پھر بھی ہاتھ اور کپڑوں پر روشنائی کے دھبوں نے انکی چغلی کھا دی جسکا انھیں بہت افسوس ہے۔

اور سنئے ایک دن میاں محسن اپنے والد کے ساتھ ٹرام پر سفر کرنے گئے۔ آپ کی ٹرام جامع مسجد پر آن کر رکی۔ آپ کے

والدہ نے آپکو گود میں لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ معلوم ہوا کہ وہ دوسری طرف نیچے اتر چکے ہیں۔ دوسری طرف جا کر دیکھا کہ دو ٹراموں کے بیچ میں نہایت بے خوفی سے کھڑے چوراہے کے سپاہی کو دیکھ رہے ہیں۔
ایک دن محسن میاں کے بڑے بھائی وغیرہ نہر میں نہانے گئے۔ جب وہ سب لوگ نہر کے قریب جا پہونچے تو سب لوگ کپڑے اتار اور لنگیاں باندھ کر نہر میں اترنے لگے۔ آپ کو بھی شوق چرایا۔ آپنے بھی اپنے کپڑے اتارے اور قریب جا کر اپنے بڑے بھائی کو پکارنے لگے۔ جبتک بھائی مخاطب ہوں آپکا پیر جو پھسلا تو نہر کے اندر تشریف لیجانے لگے اور لگے غوطے کھانے۔ آپکے بھائیوں نے آپکو باہر نکالا۔ چونکہ منھ اور کان اور ناک میں پانی بھرا ہوا تھا اسلئے آپ باہر نکل کر غڑاپ غڑاپ کرنے لگے۔ آپکی یہ حرکت دیکھکر سب لوگوں کو ہنسی آگئی آپ بھی سب کو ہنستا دیکھکر ہنسنے لگے۔
ایک دن محسن میاں کو ریل پر سفر کرنے کا اتفاق ہوا جب سب لوگ ریل پر بیٹھ گئے تو آپ کو انکے بڑے بھائی نے اوپر بٹھا دیا تا کہ کھڑکی سے نہ جھانکیں۔ پہلے تو آپ خوب روئے۔ مگر بعد میں چپ ہو گئے۔ اور لگے ادھر ادھر دیکھنے اتنے میں آپکے دماغ میں معلوم نہیں کیا آیا کہ آپ نے بڑھ کر زنجیر کھینچ لی۔ مگر خیریت تھی کہ گاڑی رکی ہوئی تھی۔ آپ کو فوراً نیچے اتار لیا گیا۔ ایک دن محسن میاں ایک مٹی کے مٹکے کے پاس جسمیں پانی بھرا ہوا تھا گئے اور اسمیں جھانکنے لگے۔ آپکو اسمیں اپنی شکل نظر آئی۔ آپ اسکو ڈانٹنے لگے آخر جبکہ آپنے دیکھا کہ وہ نہیں ہٹتا تو آپ ڈنڈا لیکر پل پڑے اور آخر کار مٹکا توڑ ڈالا۔ آپکی نہایت دلچسپ شرارت سنیئے۔ آپ کھانا کھا چکنے کے بعد جتنی ہڈیاں ہوتی تھیں، وہ جا کر گاڑ دیتے اور کہتے کہ جب یہ ہڈیاں ذرا بڑھ جائیں گی تو اسمیں بکریاں لٹکنے لگیں گی اور پھر اسکو ہم کھائیں گے۔ ایک دفعہ آپ چند پائیاں نگل گئے۔ آپ چلانے لگے جب لوگوں نے انکی آواز سنی تو دوڑ پڑے دیکھا کہ پائیاں آپکے حلق میں پھنس گئی ہیں۔ اور آپکا منھ کھلا ہوا ہے لوگوں نے جلدی سے پانی وغیرہ پلایا تب آپکے حواس ہوئے۔ مگر آپکا منھ ابھی تک کھلا ہوا ہے۔ اور آپ فرمارہے ہیں اب کیا ہوگا۔ لوگوں نے اطمینان دلایا کہ آپکے پیٹ میں پائیوں کا درخت اگے گا اور انکو توڑ کر رکھتے جائیے گا۔ اور جمع کرتے جائیگا۔ بہت سے پیسے اور روپئے ہونگے تب جا کر آپکا کھلا ہوا منھ بند ہوا غرضکہ ہر شخص محسن میاں کو دیکھکر کہتا ہے کہ اللہ انکی عمر دراز کرے۔ یہ لڑکا بڑا ہو کر نہایت عقلمند اور نڈر ہوگا۔

عبدالحئی رسوا کاکوروی

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ و احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں دراطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ — اڈیٹر

موسم:۔ گذشتہ ہفتہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ لو اب بالکل نہیں ہے عموماً ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ بعد انتظار کے بعد ۲۲ر جون کو سہ پہر سے بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے عموماً فضا میں ابر چھایا رہتا ہے اور تقریباً روزانہ دو ایک بار تو بارش ہو جاتی ہے جسوقت دھوپ نکل آتی ہے تو اسمیں کافی تیزی ہوتی ہے۔ کل رات سے تیز بارش ہو رہی ہے۔

بارش کے بعد اب آموں میں کچھ مزا آیا ہے لیکن اب وہ کثرت آموں کی نہیں ہے کیونکہ شدید لوہ و دھوپ نے قبل از وقت بہت سے باغوں کو خالی کر دیا۔ جن باغات میں کچھ آم ہیں، انکا قصبہ میں اندر دستیاب ہونا مشکل ہے۔ گاڑیوں۔ جھوروں میں آم لکھنؤ کی منڈی میں چلا جاتا ہے۔ اسپا آندھیوں و ژالہ باریوں نے قلمی آم ختم کر دیے تھے، بچے بچائے آم لکھنؤ کی منڈیوں میں چلے جاتے ہیں قصبہ میں قلمی آم بہت کم ملتا ہے اور اچھا تخمی آم بھی بڑی تلاش سے مل رہا ہے۔

آب و ہوا:۔ ابھی تک بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے کوئی موسمی شکایت نہیں سنی گئی۔

عرس:۔ حضرت شاہ کرامت علی رح کا عرس حسب دستور ۲۶ر جون سنہ ۱۹۲۲ء

کو ہوا۔ اسبار شل قصبہ کے دیگر اعراس کے بعد نماز عصر احاطہ درگاہ میں پنج آیت پڑھنے کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی اور حاضرین کو بوندیاں تقسیم کی گئیں اور دوسرے دن گھروں پر بھی حصے بھیجے گئے۔ جہانتک میلہ کا تعلق ہے بالکل پھیکا رہا چند خوانچہ والے اور دو ایک حلوائیوں کی دوکانوں کا ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۹، ۲۰ جون کی درمیانی شب میں کڑہ کی بڑی مسجد سے گاگر بھی لشکر درگاہ پر آئی تھی جس میں کافی مجمع ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

۲۰، ۲۱ جون کی شب میں حسب معمول روشنی بھی کیگئی تھی۔ دو دن مزارات کرامت علی میاںؒ اور انکے پیر و مرشد حضرت شاہ صبغت اللہ پر چڑھاوے چڑھتے رہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے اہل وطن خصوصًا بزرگ حضرات ایسے اجتماعات کو فروغ دینے سے بالکل لاپرواہ ہیں جو قصبہ کے اقتصادی حالت کو بہت کچھ سدھار سکتے ہیں اور ہم نے متعدد بار اپنے قصبہ کے لوگوں کو اسطرف متوجہ بھی کیا۔　　اڈیٹر

نتائج امتحانات :- حسب ذیل طلبہ و طالبہ کی کامیابی امتحان کی اطلاع ملی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک فرمائے:- بی جانی بنت مولوی کلیم الدین خاں (بی۔اے)، فاضل۔ اکبر علی علوی، (بی۔کام) سال اول (کمپارٹمنٹل میں)، وحید فاطمہ دختر منشی اعجاز حسین علوی اعجاز مرحوم، میٹرک، جمیلہ خاتون بنت منشی عرفان حسین مرحوم عذرہ بانو بنت منشی مسیح الدین (اردو ناگری مڈل)، اختر کمال عباسی (ہائی اسکول) سال اول، ملقیس آزاد عباسی بنت شیخ اظہر علی عباسی آزاد، وعطیہ بانو بنت مولوی نظم الدین حیدر علوی، وکیل (درجہ پنجم)، (عطیہ بانو اپنے درجہ میں اول آئی ہیں) مسماۃ سمیع النساء

معاودت وطن و واپسی :- ڈاکٹر مشتاق احمد علوی، ایک ہفتہ کی رخصت پر آئے تھے، کانپور واپس گئے۔ منشی اقبال احمد علوی گوالیار سے رخصت آئے تھے واپس گئے۔ منشی حبیب احمد علوی بسلسلہ تعطیلات گرما آئے تھے اپنے مستقر فیض آباد روانہ ہوگئے منشی بشیر احمد علوی ناظر بعد ختم رخصت معہ اہل و عیال الٰہ آباد واپس گئے۔ مولوی ضیاء الحسن علوی جو بسلسلہ تعطیلات گرما قصبہ تشریف لائے ہیں تقیم تھے معلوم ہوا ہے ۲۸ جون کو اپنے صاحبزادہ حسن ابن ضیاء علوی کے ہمراہ اپنے مستقر الٰہ آباد واپس چلے گئے۔

انجمن اخوان الصفا :- گذشتہ سال پیوستہ اس سال بھی انجمن کا تفریحی پروگرام حسب اعلان شروع ہوا تھا جو ۲۸ جون ۳۲ء کو ایک جلسہ عام کے بعد ختم ہوا۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد معقول تھی اور نوجوانوں کے علاوہ بزرگان وطن نے بھی شرکت کی تھی، جلسہ کی صدارت شیخ محمد ایوب علوی صاحب پنشنر، تحصیلدار ریاست محمود آباد نے کی اور انعامات تقسیم کیے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ اسکے بعد دو بچوں نے نظمیں پڑھیں نظموں کے بعد قاضی انتظار علی خاں بی۔اے، مولوی سید ظہور الدین احمد اور منشی عبد العلیم باسطی کے انتقال پُر ملال پر تعزیتی رزولیوشن پیش ہوئے اور مرحومین کی روحوں کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کے بعد بالاتفاق منظور ہوئے۔ بعدہٗ منشی انوار احمد علوی ایم۔اے سکریٹری انجمن نے حسب دستور انجمن کی زبوں حالی کا مرثیہ مختصر الفاظ میں پڑھکر تفریحی پروگرام کی رپورٹ زبانی اختصار کے ساتھ بیان کی اور آئندہ دسمبر کی تعطیلات میں انجمن کی جانب سے مذاکرہ علمیہ کا جلسہ منعقد کرنے کے توقعات دلائیں۔ انعامات پانے والوں میں نوجوانوں کے ساتھ بہت سے کم عمر بچے بھی تھے۔ انعاموں کی تعداد کافی تھی اور چیزوں کا انتخاب اچھا تھا۔ صدر و حاضرین کے شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔ (افسوس ہے کہ سکریٹری صاحب کی مرتبہ رپورٹ بتاخیر موصول ہوئی جبکہ ہم مذکورہ نوٹ لکھ چکے تھے) اسوقت ہم صرف اسقدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ خدایان انجمن نوجوانان وطن اور نوعمروں میں تفریحی جذبہ کے ساتھ علمی و ادبی ذوق پیدا کرنے کی کوشش کریں جس کی اب کاکوری میں بہت کمی ہوگئی ہے　　(اڈیٹر)

صحت و سکون :- (۱) مولوی نسیم الدین علوی (بستی رام گڑھ) کو لو لگنے سے کئی دن تکلیف رہی اب بفضلہ اچھے ہیں۔ (۲) رامپور کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ شیخ اظہر علی عباسی آزاد پر لو کا اثر ہوگیا تھا بایوکیمک طریقہ علاج سے لو کے اثرات زائل ہوئے اور طبیعت

علالتیں:- (۱) مولوی ضیاء الدین حیدر (قاضی گڑھی) کی شکایات میں بڑی پیچیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ ورم جگر میں جو دوائیں مفید ہوتی ہیں اس سے ضعف قلب میں زیادتی ہو جاتی تھی اور ضعف قلب میں جن ادویہ سے فائدہ ہوتا تھا ورم جگر بڑھ جاتا تھا کسی طرح سے تکالیف میں کمی نہ تھی۔ لہذا یونانی علاج ترک کیا گیا جو دو ماہ سے مسلسل ہو رہا تھا۔ ایک ہفتہ سے ڈاکٹری علاج شروع ہوا ہے اور مقامی ڈاکٹر معالج ہیں۔ بمقابلہ پہلے کے شکایات میں کچھ سکون بتایا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ صحت کاملہ عطا فرمائے

(۲) منشی محمد جواد علوی (محلہ قصبہ) کے اصل مرض فالج میں سکون بتایا جاتا ہے۔ اور کمزوری جو بہت بڑھ گئی تھی اسمیں بھی بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ خون کے دباؤ میں بھی خفت ہے۔ اب بلا امداد کروٹ لے سکتے اور از خود کھڑے ہو جاتے ہیں البتہ ابھی چلنے میں تکلیف ہوتا ہے۔ خداوند کریم جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۳) والدہ مولوی خلیل احمد عباسی (قاضی گڑھی) کی دیرینہ شکایات کا آجکل زور ہے اور متعدد شدید دورے اسطرح ہوتے رہے علاج ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(۴) منشی محمد نسیم علوی (محلہ باڑی) کی طبیعت دفعتاً زیادہ خراب ہو گئی ہے غسل کرتے وقت کھانسی آئی اور کافی مقدار میں منھ سے خون گرا اور دوسرے دن بھی تھوڑا تھوڑا خون منھ سے آتا رہا۔ ڈاکٹر مشتاق احمد علوی موجود تھے فوراً امتحان کیا گیا۔ مقامی ڈاکٹر کا علاج ہے۔ کمزوری پہلے ہی سے تھی کافی خون خارج ہونے سے ضعف بہت ہو گیا ہے۔ باری تعالےٰ رحم فرمائے اور جلد صحت عاجلہ و کاملہ عطا کرے۔

متفرقات:- (۱) معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ر جون (منگل) اور ۲۷ر جون (سنیچر) کی بازار میں مقامی بنیوں نے اپنی دوکانیں بند رکھیں اور گیہوں فروخت نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے قصبہ میں عام پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ گھر گھر غلہ نہ ملنے کی شکایت ہے۔

حادثہ:- ۲۲ر جون ۱۹۵۲ء کو ۵ بجے شام کے وقت قاضی نثار اشرف ساکن قصبہ گڑھی بہلول نے چند روز علیل رہ کر اس دار فانی سے حالت نماز میں رحلت کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ معلوم ہوا کہ مرحوم پر لوہ کا اثر ہوا تھا جس کا سلسلہ کئی دن تکلیف رہی کچھ طبیعت سنبھلی تھی کہ نماز عصر کے لئے تیمم کیا اور جیسے ہی نیت باندھنے کے لئے ہاتھ اٹھائے کہ حرکت قلب بند ہو گئی۔ مرحوم بڑے وضع دار تھے اور انمیں بہت سی خوبیاں تھیں بیحد ملنسار اور مخلصانہ محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ علاوہ عزیزداری و قرابت کے چونکہ طالب علمی کا بڑا زمانہ انکا کاکوری میں گذرا تھا لہذا مرحوم کو کاکوری کے بچہ بچہ سے انس و خلوص تھا۔ جب بھی کاکوری آتے گھر گھر جا کر خیریت دریافت کرتے اور ہر خورد و بزرگ سے ملکر بہت خوش ہوتے تھے۔ ہمکو اس حادثہ میں مرحوم کے بیوہ، صاحبزادوں، اور دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی ہے اور بارگاہ رب العزت میں ہم مرحوم کی مغفرت کی اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا کرتے ہیں۔

اورنگ آباد کی اطلاعات:- (۱) ۸ر و ۹ر جون کو شدید بارش ہونے کے بعد سے پانی نہیں برسا سخت گرمی ہو رہی ہے (۲) بیوہ حکیم ظہیر علی مرحوم کو تیز بخار آ گیا تھا اب بحمد اللہ اچھی ہیں۔ (۳) سید محمد علی علوی (ورد) کو ۸-۹ ماہ سے درد قولنج کی شکایت پیدا ہو گئی ہے، متعدد دورے ہوئے۔ ۱۷ر جون کو بہت سخت دورہ ہوا کہ مسلسل ۵ گھنٹہ شدید تکلیف اور نہایت کرب و بےچینی رہی۔ یونانی علاج ہے۔ خدا کرے مرض بالکلیہ دفع ہو۔ (۴) بیوہ منشی اعجاز حسین علوی اعجاز مرحوم کے حقیقی چچا شیخ عبدالغفور فتح پوری کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سید محمد منیر الدین نے یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار، مولوی محلہ (دلال اللی)، کاکوری سے شائع کیا۔